السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اضعف العباد نجم الدین مرشد آبادی بحکم آیت کریمہ (حق کو باطل سے نہ ملاؤ۔) مقلدوں سے سخت ایزا پانے کے بعد نہایت مضطر ہوکر علمائے دین محمدی سے سوال کرتا ہے۔ کہ عمل تقلیدی کسی حجت شرعیہ میں سے نہیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عمل تقلیدی کسی ایک حجت شرعیہ میں سے نہیں ہے۔ یعنی عمل بقول اس شخص کے کرنا کہ جس کا قول بلا دلیل شرعی کے حجت نہ ہواس کو عمل تقلیدی کہتے ہیں اور تقلید کی تعریف یہ ہے۔

التقلید العمل بقول الغیر من غیر حجۃ متعلق بالعمل والمواد بالحجۃ حجۃ من الحجج الاربع کذافی کتب الاصول الحنفیۃ وغیرہا کما لا یخفی علی الماہر بالاصول

پس تقلید کی تعریف سے حسب اصطلاح مقلدین کے واضح ہوا کہ عمل تقلیدی دلائل اربعہ یعنی کتاب اللہ وسنت وسنت رسول اللہ ﷺ واجماع صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین و مجتہدین وقیاس صحیح مجتہد مسلم الاجتہاد سے خارج ہے اور یہ عمل تکلیفی شرع اصلا نہیں اور جو عمل بلا اولہ اربعہ کے پایا جاوے وہ عمل تکلیفی شرعی نہیں وہ شرعا مردود باطل ہے۔ پس عمل تقلیدی بھی مردود اور باطل ہوا الحمد للہ کہ بے اصل شرعی ہونا تقلید کا بموجب اصطلاح مقلدین کے ثابت ہوا اور یہ مقلدین پر سخت حجت ہے۔ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے۔ کے سوائے اولہ اربعہ یعنی کتاب وسنت اجماع قیاس کے جو دلیل ہے وہ مردود ہے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کے متعلق ایک خاص معین ہدایت کی ہے۔ اور کسی مکلف کو جائز نہیں ہے۔ کہ ان چار دلیلوں کے سوا کسی اور چیز سے استدلال کرے۔ جب یہ بات ثاب ہوگئی تو ہم کہتے ہیں۔ کے امام ابو حنیفہ کے استحسان اور امام مالک کی اصطلاہ سے مراد اگر انہیں چاروں امور میں سے کوئی چیز ہے تو یہ صرف الفاظ کا ہیر پھیر ہے۔ اور اگر اس کے سوا اور کوئی چیز ہے۔ تو یہ بالکل باطل ہے۔ اور آیت کے بطلان پر صاف دلالت کر رہی ہے۔۔۔۔ قرآن۔۔۔۔۔ کے تحت تفسیر کبیرک مضمون ختم ہوا۔ اور اسی نظر سے شوکانی نے قول المفید حکم التقلید میں لکھا ہے کہ نصوص آئمہ اربعہ کے منع تقلید میں مصرح ہیں۔ امام شوکانی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے رسالہ القول المفید فی حکم التقلید میں چاروں اماموں کے تقلید کی ممانعت کے بارے میں اقوال نقل کیے ہیں۔ ہم اس بحث کو یہاں لمبا کرنا نہیں چاہتے۔ اگر تقلید کی ممانعت میں اجماع نہیں ہے۔ تو بہر حال جمہور کا مسلک یہی ہے۔ اور اس مسلک پر اجماع ہے۔ کہ مردوں کی تقلید منع ہے۔ اور مجتہد کو عدم دلیل کے ساتھ اپنی رائے پر عمل کرنے کی اجازت ہے۔ اور اس پر اجماع ہے کہ کسی دوسرے کو اس کی رائے پر عمل کرنا جائز نہیں ہے ہدایۃ السائل کے بیان کے مطابق یہ دونوں اجماع تقلید کی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔ اور بر عکس وخلاف مقلد بجز و تقلید آبائو اسلاف کے فریفتہ اور مغرور ہوکر کتاب اور سنت سے ستیزہ کنان اسی تقلید بلا دلیل پر اڑا ہوا اپنے خیال خام اور ہوس نا فرجام پر شادان ونازان ہے۔ چناچہ آیت کریمہ۔ قرآن۔۔۔۔ ایسے ہی مقلد متعصب پر مشعر اور مخبر ہے وہ زرا غور اور فکر نہیں کرتا کہ تقلید بلا دلیل درمیان محقاو مبطل کے امر مشترک فیہ ہے اسلئے کہ ہر فرقہ کہ جس کی تقلید بلا دلیل کرتا ہے اس کو اچھا جانتا ہے۔ اور دوسرا فرقہ فرقہ اولیٰ کے مقابل اس کے بر عکس سمجھتا ہے۔ پس اگر یہ تقلید بلا دلیل فی نفسہ مفضی الی الحق والصواب ہو تو شے اور نقیض شے کا حق اور صواب پر ہونا لازم آتا ہے۔ اور اسی کو اجتماع نقیضین کہتے ہیں کیونکہ ہر شخص اپنے مقلد کو اچھا اور دوسرے کو ناپسند رکھتا ہے اور یہ امر بالبداہت شرعا اور عقلا بلا ریب باطل ہے۔ اور اسی سبب سے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جا بجا اپنے کلام پاک میں تقلید بلا دلیل کو رد کیا ہے۔ خاص کر سورۃ زخرف میں زیادہ تر تقلید بلا دلیل کی شناخت اور مذمت فرمائی ہے۔

ترجمہ۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے ان کو اس کا کوئی علم نہیں وہ محض تک بندی کرتے ہیں۔ کیا ہم نے ان کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے۔ جس سے وہ دلیل لیتے ہیں۔ بلکہ وہ کتھے ہیں کہ ہم نے اپنے آباواجداد کو اسی طریقہ پر پایا سو وہ ان کے کھوجوں کی پیروی کر رہے ہیں۔ ایسا ہی ہم نے تجھ سے پہلے کوئی پیغمبر بھی ایسا نہیں بھیجا جس کو اس کی امت کے دولت مندوں نے یہ نہ کہا ہو کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقے پر پایا ہے۔ سو وہ ان کے نشانات کی پیروی کر رہے ہیں۔ کہا اگر چہ میں تمہارے باپ دادا کی راہ سے بہتر راہ تم کو دکھلاؤں۔ کہنے لگے ہم تمہاری تعلیم ہی کے منکر ہیں۔ سو ہم نے ان سے انتقام لیا۔ آخر آیت تک مدعا یہ ہے کہ کیا ان لوگوں نے طریقہ باطل کو قرآن سے پہلے کی نازل شدہ کسی کتاب سے معلوم کیا ہے جس کیوجہ سے وہ اعتماد کئے بیٹھے ہیں۔ اور بطریق استفہام انکاری کے ہے۔ اور جب یہ ثابت ہوگیا کہ اس کی کوئی نقلی اور عقلی دلیل نہیں ہے۔ تو ضرور ہے کہ یہ طریقہ باطل ہو پھر فرمایا انہوں نے کیا ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقہ پر پایا ہے اور مقصود یہ ہے کہ ان لوگوں کے پاس ان صاف دلائل کا کوئی جواب سوائے تقلید آباء کے نہیں ہے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ جاہلوں کا طریقہ بہت پرانے زمانے سے چلا آرہا ہے۔ کہ آپ سے پہلے جتنے بھی رسول آئے۔ ان کو ان کی قوم کے دولت مندوں نے یہی باپ دادا کی تقلید کا جواب سنایا ہے۔

صاف کشاف کہتے ہیں۔ کہ اگر قرآن مجید میں صرف یہی آیات ہوتیں تو بھی تقلید کی تردید کے لئے کافی تھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!۔۔۔۔ قرآن۔۔۔۔۔۔ کہ ان کفار کے پاس اپنے دین باطل کے اثبات کے لئے سوائے تقلید آباء کے اور کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس تقلید کو مذمت کے انداز میں بیان فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تقلید کا مسلک باطل ہے۔ اور عقلی حیثیت سے بھی تقلید میں دونوں امکان میں ہوسکتا ہے۔ کہ مقلد حق پر ہو اور ہوسکتا ہے۔ کہ باطل پر ہو کیونکہ اقوام دنیا میں ایک دوسرے کے طریق کے بالکل مخالف تقلید کرنے والے موجود ہیں۔ تو اگر تقلید امر حق ہوتا تو لازم آتا کہ شے اور نقیض شے دونوں حق ہوں اور یہ صریحا باطل ہے۔ تفسیر کبیر کا خلاصہ ختم ہوا۔

اور دوسری دلیل بطلان تقلید پر یہ ہے کہ قول بوجوب تقلید موجب منع تقلید سے ہوگا اور جو چیز مفضی ہو اس کا ثبوت طرف نفی اس کی کے (یعنی ہر مقلد دوسرے مقلد کی تقلید کو نفی اور ناپسند کرتا ہے) تو وہ باطل ہے۔ اس قول سے بطلان تقلید کا واجب ہوا۔

ترجمہ۔ اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور قوم سے کہا کہ میں تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں مگر اس اللہ سے جس نے مجھے پیدا کیا وہ میری رہنمائی کرے گا۔ آخر آیات تک پہلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ ان باطل

تاول کی تایئد میں سوائے تقلید آباء کے اور کوئی دلیل نہیں ہے۔ پھر فرمایا تقلید کی راہ تو باطل ہے۔ اور دلیل کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔ یہاں ایک اور انداز سے تقلید کی تردید فرمائی ہے۔ اور اس کی تقریر کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت تو یہ ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنے باپ دادا کی تقلید کو چھوڑ دیا تھا۔ اور دلیل کی طرف رجوع کیا تھا۔ اور دوسری یہ کہ تقلید کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو تقلید حرام ہوگی یا جائز اگر حرام مان لیا جائے تو قصہ ختم ہوا۔ اور اگر جائز تسلیم کیا جائے تو پھر بہتر باپ کی تقلید کرنا چاہیے۔ اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ ابراہیمؑ بہترین باپ تھے۔ اور ان کی تقلید یہ ہے کہ تقلید کو چھوڑ کر دلیل کی کی طرف رجوع کیا جائے۔ تو معلوم ہوا کہ وجوب تقلید تقلید کی ممانعت کرتا ہے۔ اور جس چیز کا ثبوت اس کی نفی کی طرف لے جائے۔ تو وہ چیز باطل ہوگی۔ لہذا تقلید باطل ہوئی۔ تفسیر کبیر کا خلاصہ ختم ہوا۔

سورہ ص میں ہے کہ ان کو ان باتوں کا تعجب ہوا۔ کہ انھیں میں سے ایک پیغمبر ان کے پاس آگیا کافروں نے کہا یہ تو جھوٹا جادوگر ہے۔ اس نے اتنے خداؤں کا ایک ہی خدا بنا دیا۔ یہ بڑی عجیب کی بات ہے سردار اٹھ کر چلے گئے۔ اور کہنے لگے۔ اُٹھو اور اپنے معبودوں کی عبادت پر جمے رہو۔ اس کی یہ ایک سوچی سمجھی سکیم ہے۔ ہم نے پچھلے دین میں یہ باتیں کبھی نہ سنیں تھیں۔ یہ ایک بناوٹی چیز معلوم ہوتی ہے۔ ان کے تعجب کی بنیاد دو چیزوں پر ہے۔ پہلی یہ کہ وہ لوگ نظر و استدلال کے اہل نہیں تھے۔ بلکہ ان کے اوہام محسوسات کے تابع تھے۔ جب انھوں نے مشاہدہ کیا کہ ایک آدمی کثیر تعداد آدمیوں کی حفاظت و نگرانی نہیں کر سکتا ہے تو کہنے لگے کہ ایک خدا اتنی خلقت کی حفاظت کیسے کر سکتا ہوگا۔ ضروری ہے کہ اتنی بڑی دنیا کی حفاظت کے لئے بہت سے خدا ہوں۔ اور دوسری چیز یہ تھی کہ ان کے آبا و اجداد اپنی کثرت تعداد اور قوت و عقول کے باوجود شرک پر جمے ہوئے تھے تو کہنے لگے اتنی اقوام اپنی کثرت اور قوت عقول کے باوجود باطل پر کیسے رہ سکتی ہیں۔ اور یہ ایک آدمی کیسے حق پر ہو سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر شاہد کے حکم کو غائب پر محمول کیا جائیے۔ اور دلیل سے صرف نظر کر لیا جائے۔ تو پہلا شبہ سچا ہوگا۔ اور جب ہم اس کو جھوٹا معلوم کر چکے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ شاہد کے حکم کو غائب پر محمول کرنا درست نہیں ہے۔ جب یہ قاعدہ ختم ہوا۔ تو ذات اور صفات خداوندی میں مشبہ کا قول باطل ٹھرا۔ ذات میں تشبیہ کے قائل کہتے ہیں۔ فلاں کام چونکہ ہماری نسبت سے برا ہے۔ تو ضروری ہے خدا سے بھی وہ کام برا سمجھا جائے۔ ہماری اس تقریر سے معلوم ہوا کہ ذات وافعال میں اگر مشبہ کا قول درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو کفار کی بات درست ہوگی۔ اور اس کا باطل ہونا جاب معلوم ہوا۔ کہ مجسمہ اور معتزلہ کا کلام باطل ہے اور دوسری یہ بات ہے کہ اگر تقلید صحیح ہوئی تو یہ شبہ بھی درست ہوتا۔ اور جب یہ باطل ٹھرا تو لازما تقلید بھی باطل ٹھری۔ تفسیر کبیر کا مضمون ختم ہوا۔

پس قول امام رازی سے صاف معلوم ہوا کہ اگر تقلید بلا دلیل صحیح اور حق ہو تو مشبہ فرقہ مجسمہ و کلام معتزلہ کا بھی حق ہو حالانکہ قول و شبہ ان دونوں فرقوں کا باطل ہوا تو تقلید بلا دلیل بھی باطل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ سورۃ یونس میں فرماتا ہے۔

ترجمہ۔ کہنے لگے کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم کو ہمارے باپ دادا کے دین سے پھیر دے۔ اور زمین میں تمہاری سرداری قائم ہو جائے سو ہم تم پر ایمان لانے والے نہں ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ انہوں نے دلائل کے مقابلے میں اپنے باپ دادا کی تقلید سے تمسک کیا اور کہنے لگے کہ ہم اپنے باپ دادا کی راہ کو نہیں چھوڑیں گے۔ (خلاصہ تفسیر کبیر)

اور سورہ ہود میں فرمایا۔

وقد اشارہ وافیہ الی التمسک بطریقۃ التقلید لانہم استبعد وامنہ ان یامرہم بترک عبادۃ ما کان یعبدا وہم یعنی الطریقۃ التی اخذنا ہا من ابائنا واسلافنا کیف نترکہا وذلک تمسک بمحض التقلید انتہی ما فی التفسیر الکبیر مختصر البقدر الحاجۃ

وایضا سورہ صافات میں تحت آیت۔۔۔قرآن۔۔۔۔ کے امام رازی لکھتے ہیں۔

والمقصود من الایۃ انہ تعالی علل استحقاقہم للوقوع فی تلکا لشدائد کلہا بتقلید الاباء فی الدین وترک اتباع الدلیل ولو لم یوجد فی القران ایۃ غیر ہذہ الایۃ فی ذم التقلید لکفی انتہی ما فی التفسیر الکبیر بقدر الحاجۃ

اب تحریر بالا سے ماہران شریعت غزا پر مخفی نہ رہے کہ جب مذمت و قباحت تقلید بلا دلیل کی کلام ربانی سے قطعاً ثابت ہوئی تو مسلمان دین دار تقویٰ شعار پر از راہ وجوب محبت اطاعت خالق اکبر اور رسول اطہر کی ماننا کلام ربانی کا اور بدل و جان تصدیق کرنا اس کا در باب زم تقلید بلا دلیل کے فرض اعتقادی و عملی ہوا، والا ساتھ شقاق و نفاق کے منسوب ہوگا۔

کہنے لگے اے شعیب کیا تیری نمازیں تجھ کو یہی سکھاتی ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کے معبودوں کو چھوڑیں۔ اور اپنے مال میں حسب خواہش تصرف نہ کریں۔ اس میں انھوں نے باپ دادا کی تقلید کیطرف اشارہ کیا ہے۔ اور تقلید 2 آباء کے ترک پر حضرت شعیب پر خوردہ گیری کر رہے ہیں کہ ہم اس دین کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں اور محض تقلید سے تمسک ہے۔ تفسیر کبیر۔ 3۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مصائب میں مبتلا ہونے کی علت دین میں تقلید آبا اور ترک دلیل کو قرار دیا ہے اگر قرآن میں اس آیت کے علاوہ اور کوئی آیت نہ ہوتی تو بھی تقلید کی برائی کے لئے یہ کافی تھی۔ (خلاصہ تفسیر کبیر)

دائرہ اسلام سے باہر بنا پر اس کے محب مطیع پر اطاعت و تابعداری محبوب مطاع کی واجب ہے چنانچہ اس پر آیت کریمہ۔۔۔قرآن۔۔۔۔ شاہد عدل ہیں اور۔۔۔قرآن۔۔۔۔ فرض ہے اور حاکم مطلق اللہ تعالیٰ ہے اور ہر گاہ حاکم مطلق نے تقلید بلا دلیل کو باطل اور مذموم فرمایا تو مخلوق محکوم پر فرمانبرداری اسی حاکم مطلق کی فرض ہوگی اور بے حکم حاکم کوئی امر اپنی طرف سے نکالنا اور اس کو نیک سمجنا اور اس پر چلنا تو نہایت قبیح اور فضیح متصور ہوگا۔ اور مشاقت اور مخالفت حاکم کی لازم ہوگی کیونکہ باذن اللہ نہیں ہے۔ اور قرآن میں فرمایا ہے۔۔۔۔ قرآن۔۔۔۔

اي بامر اللہ لان طاعۃ الرسول وجبت بامر اللہ کذا فی المعالم وغیرہ من التبشسیر

پس قول بلا دلیل پر تقلید کرنا کسی عالم کی اگرچہ وہ بڑا نامی کامی ہو باطل ہے اور موجب نارضا مندی خدا اور رسول کا ہوگا۔ چنانچہ آیت کریمہ سے اظہر من الشمس ہے اور کو باطن کو نہ سوجھے تو آفتاب عالم تاب کا کیا قصور اسی واسطے سارے اہل اصول لکھتے ہیں۔

الحاکم 4 ہو الذي صدر الحکم منہ ولا حکم الا من اللہ تعالی کذا فی مسلم الثلبوت وہکذا فی تحریر ابن الہام

اور حکم خطاب ہے اللہ تعالیٰ کا کہ جو متعلق ہے۔ ساتھ فعل مکلف کے چنانچہ مسلم الثبوت کتب اصول میں بہ تفصیل مذکور ہے اور دلیل اس پر قرآن شریف ہے۔۔۔ قرآن 5۔۔۔

ولیس لغیر اللہ حکم واجب القبول ولا امر واجب الالتزام بل الحکم والامر والتکلیف لہ تعالی شانہ انتہی ما فی التفسیر الکبیر مختصرا

پس آیت کریمہ اور نیز کتب اصول ہر چہار مذہب سے صاف واضح ہوا کہ تقلید بلا دلیل حکم الٰہی سے خارج اور مذموم و قبیح ہے جیسا کہ اوپر آیت اور تفسیر سے اس کا بیان شافی و کافی ہو چکا تو اب ہر مسلمان طالب حق کو بہت غور فکر چاہیے کہ مقلدین مقابلین ورطہ دریائے تقلید نا پیدا کنار میں حضرت نوحؑ کے زمانہ سے لغایت حال عرق ہوتے چلے آتے ہیں۔

۔ایماندار اللہ کی محبت میں بڑے پختہ ہیں ۔2۔ اللہ کا کہا مانو اور اس کے رسول ﷺ کا کہا مانو3۔ آپ سے پہلے جتنے بھی رسول آئے ہیں ۔ وہ اسی لیئے بھیجے گئے کہ خدا کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے اسلیئے کہ رسول کی اطاعت 1 خدا کے حکم سے واجب ہے ۔ حکم وہ ہے جو حکم صادر کرے ۔ اور حکم صرف اللہ تعالیٰ کا ہے ۔ مسلم الثبوت میں ایسا ہی ہے ۔5۔ حکم صرف اللہ تعالیٰ کا ہے ۔ اور اللہ سوا کسی کا حکم واجب القبول اور واجب الالتزام نہیں ہے ۔ حکم امر اور کسی کو کسی کا مکلف بنانا صرف اللہ کا حق ہے ۔ (خلاصہ تفسیر کبیر)

پھر بھی مقلدین زمانہ حال کے نصوص قرآنی میں نظر کرکے عبرت نہیں پکڑتے اور خوامخواہ مصداق آیت کریمہ ۔ ۔ ۔ قرآن ۔ ۔ ۔ ۔ (ان کے ایسے دل ہیں جن سے سمجھتے نہیں ہیں) کے ہوتے میں صد حیف کیونکہ تقلید بلا دلیل ایسی پوچ و لچر و محض بے اصل ہے کہ خدا تعالیٰ نے معرفت توحید و شرک و کفر و معرفت رسالت ﷺ میں بمجرد تقلید انبیاء سابقین کے اکتفانہ کیا بلکہ اوپر اثبات صانع و رد شرک و ثبوت نبوت رسول مقبول ﷺ کے دلائل قاہرہ گونا گو جا بجا اپنے کلام میں قائم کیے اور مقلدین متعصبین کو کہ جو دلائل شرعیہ ما انزل اللہ پر اصلا نظر نہیں کرتے تھے ۔ طرح طرح کے الزامات دیئے ۔ چنانچہ ماہران قرآن شریف پر ہویدار آشکارا ہے ۔

اعلم انہ سبحانہ وتعالی لما اقام الدلائل القاہرۃ علی اثبات الصانع وابطل القول بالشریک عقبہ ما یدل علی النبوۃ ولما کانت نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبنیۃ علی کون القران معجزا اقام الدلالۃ علی کونہ معجزا فظہر انہ سبحانہ کما لم یکتف فی معرفۃ التوحید بالتقلید فکذا فی معرفۃ النبوۃ لم یکتف بال0 تقلید انتہی ما فی التفسیر الکبیر مختصرا بقدر الحاجۃ تحت قولہ تعالی === قران ===

اور جو سادہ لوح عالم زمانہ کا یہ قول ہے کہ مجھے تقلید کافی ہے ۔ اور دلائل مین کچھ غور و خوض کرنے کی ضرورت نہیں ۔ کیونکہ میں مقلد ہوں اور مقلد کو دلیل سے کیا کام سو اس کا یہ قول اس لیئے باطل و مردود ہے ۔ کہ دین میں ہر مکلف مومن باللہ والیوم الاخر کی طرف مہما امکن بقدر استعداد نظر کرنا لابد و ضرور ہے ۔ چنانچہ صاحب تفسیر کبیر نے سورہ جاثیہ میں تحت آیت کریمہ ۔ ۔ ۔ قرآن ۔ ۔ ۔ ۔

اور امام ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ اگر تم کو دلیل ملے یعنی اگر دلیل شرعی کتاب اور سنت سے تم پر ظاہر ہو تو اس پر عمل کرو ۔ اور میرے قول بلا دلیل کو چھوڑ دو ۔ چنانچہ در مختار اور طحاوی وغیرہ سے واضح ہوتا ہے ۔ اب جو کوئی کہے کہ یہ آیات کفار کے حق میں وارد ہیں ۔ تو وہ بڑا جاہل اور بے وقوف ہے ۔ کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہے ۔ نہ خصوص محال کا جیسا کہ جا بجا کتب احادیث و کتب اصول فقہ و استدلالات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے واضح ہوتا ہے ۔ اور اس بارے میں صاحب تفسیر اتقان نے بہت کچھ لکھا ہے ۔

کما لا یخفی علی الماہر بالشریعۃ الغراء

اور کچھ بطلان کا تفسیر عزیزی سے لکھا جاتا ہے ۔

اے مسلمانو! تم قرآن وغیرہ سے تقلید بلا دلیل کی مذمت اور برائی تو سن چکے اب کتاب و سنت پر بدل و جان مستعد اور مستقیم ہو جاؤ کہ تم کو سرکار عالی جاہ سے جنت نعیم یعنی عیش و آرام ابدی کا مکان عنایت ہوگا ۔ ان شاء اللہ ۔

والبرہان ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانما سماہ برہانا لان حرفتہ اقامۃ البرہان علی تحقیق الحق وابطال الباطل والنور المبین ہو القران وسماہ نورا لانہ سبب لوقرع نور الایمان فی القلب انتہی ما فی الکبیر مختصرا

تنبیہ

رجوع کرنا طرف قاضی یا مفتی کے یا حکم کرنا قاضی کا اوپر شہادت شاہدان عدل کے یا اتباع اولی الامر کا بدلیل شرعی ہے ۔ اس کو تقلید اصطلاحی مقلدین نہیں کہتے کیونکہ تقلید اصطلاحی یہ ہے کے گلے میں پٹا ڈال کر بلا دلیل ایک شخص کا ہو رہنا اور اسی طرح عمل اوپر روایت راوی حدیث متصل مرفوع کے بدلیل شرعی ہے ۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا! **فلیبلغ الشاہد الغائب الحدیث** (جو حاضر ہے وہ غائب کو پہنچا دے ۔) اور جو مفتی یا قاضی سے غلطی ہو جائے تو رجوع قرآن و حدیث کے ضرور ہے ۔ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے! ۔ ۔ ۔ قرآن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الیٰ آخر آیۃ ۔ ۔ واللہ اعلم ۔

۔اے لوگو تمہارے رب کی طرف سے ایک دلیل آئی ہے ۔ اور تمہاری طرف روشن نور نازل فرمایا ہے ۔ دلیل سے مراد آپ ﷺ میں آپ کا نام دلیل اس لیئے رکھا گیا ۔ کہ آپ ﷺ کا شیوہ ہی حق کے ثبوت اور باطل کے 1 ابطال میں دلائل قائم کرنا ہے ۔ اور قرآن نور مبین ہے اس لیئے کہ وہ دل میں نور ایمانی کے داخل ہونے کا سبب ہے (خلاصہ تفسیر کبیر) 2۔ اگر تمہارا کسی بات میں جھگڑا ہو جائے تو اس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پاس لے آؤ ۔

(سید محمد نزیر حسین ۔ فتاویٰ نزیریہ جلد اول ص 181)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 229-242

محدث فتویٰ